*

حیض و نفاس کے احکام سے متعلق ساٹھ سوالات

*

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

مقدمہ

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور درود وسلام ہو اللہ کے رسول محمدﷺ پر، آپ کے خاندان، آپ کے اصحاب اور قیامت تک آپ کی پیروی کرنے والوں پر۔ اما بعد:

میری مسلمان بہن!

اس بات کے مدنظر کہ علما سے حیض کے احکام سے متعلق بہت زیادہ سوالات کیے جاتے ہیں، ہم نے مناسب سمجھا کہ ان سوالات کو یک جا کر دیا جائے، جو بار بار پوچھے جاتے ہیں، یہ کام ہم نے بڑے ہی اختصار کے ساتھ کیا ہے۔

میری مسلمان بہن!

ہم نے ان سوالات کو جمع کرنے پر توجہ اس لیے دی کہ ان کے جوابات تک رسائی آپ کے لیے آسان ہو جائے اور آپ اللہ کی عبادت علم و بصیرت کے ساتھ کریں۔ کیوں کہ اللہ کی شریعت میں فقہ کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

تنبیہ : پہلی مرتبہ اس کتاب کو پڑھنے والے کو ایسا لگے گا کہ اس میں بعض سوالات مکرر ہیں، لیکن غور کرنے کے بعد اندازہ ہوگا کہ ان میں سے کچھ جوابوں میں دوسرے کے مقابلے میں زیادہ جانکاری ہے، اسی لئے ہم نے ان کو مکرر ذکر کیا ہے۔

درود و سلام نازل ہو ہمارے نبی محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل اور آپ ﷺ کے اصحاب پر۔

*

نماز اور روزے کے سلسلے میں حیض کے کچھ احکام

سوال 1 :

جب عورت فجر کے ٹھیک بعد پاک ہو تو کیا وہ اس دن روزہ رکھے گی یا اسے اس دن کا روزہ قضا کرنا پڑے گا؟

جواب 1 : جب عورت فجر طلوع ہونے کے بعد پاک ہو تو اس دن روزہ رکھے گی یا نہیں، اس کے بارے میں علما کے دو اقوال ہیں :

پہلا قول : اسے اس دن کا باقی حصہ روزہ توڑنے والی چیزوں سے دور رہنا پڑے گا، لیکن اس کا روزہ شمار نہیں ہوگا، اسے قضا کرنی پڑے گی، یہی امام احمد کا مشہور مذہب ہے۔

دوسرا قول : اسے اس دن کا باقی حصہ روزہ توڑنے والی چیزوں سے احتراز نہیں کرنا ہے،کیوں کہ وہ ایسا دن ہے جس میں اس کا روزہ رکھنا درست نہیں ہے، اس لیے کہ اس کے ابتدائی حصے

میں وہ روزے کی اہل نہیں تھی، لہذا جب اس دن روزہ رکھنا درست نہیں ہے، تو روزہ توڑنے والی چیزوں سے احتراز کرنا بے سود ہے، دراصل یہ وقت اس کے حق میں محترم نہیں ہے، کیونکہ دن کے آغاز میں نہ صرف یہ کہ اسے روزہ نہ رکھنے کا حکم تھا، بلکہ اس کے لیے روزہ رکھنا حرام تھا۔

جب کہ شرعی روزہ اللہ کی عبادت کے طور پر طلوع فجر سے غروب آفتاب تک روزہ توڑنے والی چیزوں سے بچنے کا نام ہے۔

یہ قول روزہ توڑنے والی چیزوں سے اجتناب کرنا ضروری ہونے والے قول کے مقابلے میں راجح ہے، لیکن دونوں کی رو سے عورت پر اس دن کی روزے کی قضا لازم ہے۔

سوال 2 :

جب حائضہ فجر طلوع ہونے سے پہلے پاک ہو جائے اور فجر طلوع ہونے کے بعد غسل کر لے، نماز پڑھ لے اور اس دن کا روزہ پورا کرے، تو اس پر اس دن کے روزے کی قضا واجب ہوگی؟

جواب 2 :

جب عورت فجر کی نماز سے پہلے پاک ہو جائے، چاہے ایک منٹ پہلے ہی کیوں نہ ہو، لیکن اسے پاک ہو جانے کا پورا یقین ہو، تو اگر مہینہ رمضان کا ہو تو اسے اس دن روزہ رکھنا پڑے گا اور اس کا اس دن کا روزہ صحیح ہوگا، اسے قضا نہیں کرنی ہوگی، کیوں کہ اس نے پاکی کی حالت میں روزہ رکھا ہے،فجر طلوع ہونے کے بعد غسل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بالکل ویسے ہی، جیسے کوئی شخص جماع یا احتلام کی وجہ سے جنبی ہو اور سحری کر لے اور فجر طلوع ہونے کے بعد غسل کرے، تو اس کا روزہ صحیح ہوگا۔

اس موقعے پر میں ایک اور بات کی نشان دہی کر دینا چاہتا ہوں، وہ بات یہ ہے کہ اگر کسی عورت نے روزہ رکھا اور افطار کے بعد عشا کی نماز سے پہلے اسے حیض آ گیا، تو کچھ عورتیں سمجھتی ہیں کہ روزہ بے کار چلا گیا۔

لیکن یہ ایک بے بنیاد بات ہے، صحیح بات یہ ہے کہ سورج غروب کے ایک لحظہ بعد بھی اگر حیض آتا ہے، تو روزہ مکمل اور درست ہے۔

سوال 3 : نفاس والی عورت اگر چالیس دن سے پہلے پاک ہو جائے، تو کیا اس پر نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا فرض ہے؟ جواب 3 : ہاں! اگر نفاس والی عورت چالیس دن سے پہلے پاک ہو جاتی ہے اور مہینہ رمضان کا ہو، تو اسے روزہ رکھنا پڑے گا اور نماز بھی پڑھنی پڑے گی، اس کا شوہر اس سے جماع بھی کر سکتا ہے،کیوں کہ وہ پاک ہے، اس کے اندر کوئی ایسی بات نہیں ہے جس کی وجہ سے اس پر روزہ اور نماز فرض نہ ہوتی ہے اور جماع ممنوع ہوتی ہو۔ سوال 4 : جب کسی عورت کی ماہواری کی عادت آٹھ یا سات دنوں کی رہی ہو اور پھر ایک یا دو بار اس سے زیادہ دنوں تک جاری رہ جائے، تو اس کا حکم کیا ہے؟ جواب 4 : جب کسی عورت کی ماہواری کی عادت چھ یا سات دنوں کی ہو، پھر یہ مدت لمبی ہو کر آٹھ، نو، دس یا گیارہ دنوں کی ہو جائے، تو وہ پاک ہونے تک نماز نہ پڑھنے کے سلسلے کو جاری رکھے گی۔ کیوں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ و سلم نے حیض کی کوئی حد متعین نہیں فرمائی ہے۔ جب کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے : "لوگ آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں، آپ کہہ دیجیے کہ وہ گندگی ہے۔" [سورہ بقرہ : 222] جب تک یہ خون باقی رہے گا، تب تک عورت اپنی حالت پر رہے گی، وہ پاک ہونے اور غسل کرنے کے بعد ہی نماز پڑھے گی، پھر جب اگلے مہینے اس سے کم وقت

تک حیض آئے، تو وہ پاک ہونے کے بعد غسل کر لے گی، چاہے مدت پچھلی بار سے کم ہی کیوں نہ ہو۔

دھیان دینے لائق بات یہ ہے کہ جب تک حیض کا خون آتا رہے گا عورت نماز نہیں پڑھے گی،چاہے حیض اس کی پچھلی عادت کے موافق ہو یا اس سے زیادہ ہو یا اس سے کم ہو،جب پاک ہوگی، تبھی نماز پڑھے گی۔

سوال 5 : کیا نفاس والی عورت چالیس دنوں تک نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے سے گریز کرے گی یا اعتبار خون رک جانے کا ہوگا؟ یعنی جیسے ہی خون رک گیا، وہ غسل کرے گی اور نماز پڑھے گی؟ پاک ہونے کی کم سے کم مدت کیا ہے؟ جواب 5 : نفاس کا وقت متعین نہیں ہے،جب تک خون موجود رہے گا، عورت نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے سے گریز کرے گی اور اس کا شوہر اس کے ساتھ جماع نہیں کرے گا۔

جب پاک ہو جائے گی، چاہے چالیس دن سے پہلے ہی کیوں نہ ہو اور چاہے وہ محض دس یا پانچ دن ہی کیوں نہ بیٹھی ہو، تو وہ نماز پڑھے گی، روزہ رکھے گی اور اس کا شوہر اس کے ساتھ جماع کرے گا،اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

دھیان دینے لائق بات یہ ہے کہ نفاس ایک محسوس کی جانے والی چیز ہے، احکام اس کے وجود یا عدم وجود کے ساتھ جڑے ہوتے ہیں، جب تک وہ موجود رہے گا، اس کے احکام ثابت ہوں گے اور جب عورت اس سے پاک ہو جائے گی، تو اس کے احکام سے آزاد ہو جائے گی۔

لیکن اگر ساٹھ دنوں سے زیادہ وقت تک باقی رہے، تو وہ مستحاضہ سمجھی جائے گی، وہ اپنی عادت کے برابر دنوں تک بیٹھے گی اور اس کے بعد غسل کرکے نماز پڑھے گی۔

سوال 6 : جب عورت کو رمضان مہینے میں دن میں معمولی خون کے نقطے دکھائی دیں اور یہ سلسلہ رمضان بھر جاری رہے اور وہ روزہ بھی رکھتی رہے تو کیا اس کا روزہ صحیح ہوگا؟ جواب 6 : ہاں! اس کا روزہ صحیح ہوگا، رہی بات خون کے ان نقطوں کی تو ان کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا، کیوں کہ اس کا تعلق رگوں سے ہے اور علی بن ابو طالب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ انھوں نے کہا ہے : یہ نقطے جو نکسیر کی طرح ہوتے ہیں، حیض نہیں ہیں۔ سوال 7 : اگر حیض یا نفاس والی عورت فجر سے پہلے پاک ہو جائے اور فجر کے بعد غسل کرے، تو اس کا روزہ صحیح ہوگا یا نہیں؟ جواب 7 : ہاں! حائضہ عورت اگر فجر سے پہلے پاک ہو جائے اور فجر طلوع ہونے کے بعد غسل کرے، تو اس کا روزہ صحیح ہوگا، یہی حال نفاس والی عورت کا بھی ہے۔ کیوں کہ روزے شروع کرتے وقت وہ روزے کی اہل تھی اور وہ اس شخص کی مانند تھی، جس پر غسل جنابت فرض ہو اور وہ فجر طلوع ہونے کے بعد غسل جنابت کرے، ظاہر سی بات ہے کہ اس شخص کا روزہ درست ہوتا ہے۔ کیوں کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے : "اب تمہیں ان سے مباشرت کی اور اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی چیز کو تلاش کرنے کی اجازت ہے، تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ فجر کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہوجائے۔" [سورہ بقرہ : 187] جب اللہ نے فجر ہونے تک جماع کی اجازت دے دی، تو اس سے یہ لازم آیا کہ غسل فجر طلوع ہونے کے بعد ہی ہوگا، اور عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ و سلم اپنی کسی زوجہ سے جماع کی وجہ سے جنبی ہوکر صبح کرتے، جب کہ آپ روزے سے ہوتے۔ یعنی آپ جنابت کا غسل فجر طلوع ہونے کے بعد ہی کرتے۔ سوال 8 : جب عورت کو خون کے حرکت میں آنے کا احساس ہو جائے، لیکن وہ سورج ڈوبنے کے بعد ہی نکلے، یا حیض کی تکلیف محسوس ہونے لگے، لیکن خون سورج ڈوبنے کے بعد ہی نکلے، تو کیا اس کے اس دن کا روزہ صحیح ہوگا یا اس کی قضا واجب ہوگی؟ جواب 8 : جب کسی پاک عورت کو روزے کی حالت میں خون

کے حرکت میں آنے کا احساس ہو یا اسے حیض کی تکلیف محسوس ہو، لیکن خون سورج ڈوبنے کے بعد ہی نکلے، تو اس کا اس دن کا روزہ صحیح ہے، اگر وہ فرض روزہ رکھی ہوئی ہے، تو اسے اس دن کے روزے کو لوٹانا نہیں پڑے گا اور اگر نفل روزہ رکھی ہوئی ہے، تو اس کا ثواب باطل نہیں ہوگا۔ سوال 9 : جب عورت کو خون نظر آئے اور اسے قطعیت کے ساتھ پتہ نہ ہو کہ وہ حیض کا خون ہے، تو اس کے اس دن کے روزے کا کیا حکم ہے؟ جواب 9 : اس کے اس دن کا روزہ صحیح ہے۔ کیوں جب تک حیض کا خون ہونے کا یقین نہ ہو جائے، اس وقت تک اصل یہی ہے کہ عورت حائضہ نہیں ہے۔ سوال 10 : کبھی کبھی عورت خون کا معمولی اثر یا بہت تھوڑے نقطے دیکھتی ہے، جو الگ الگ اوقات میں نکلتے ہیں، کبھی عادت کے دنوں میں تو کبھی دیگر دنوں میں،تو دونوں حالتوں میں اس کے روزے کا کیا حکم ہے؟ جواب 10 : تقریبا اسی طرح کے سوال کا جواب اوپر دیا جا چکا ہے، لیکن ایک بات باقی یہ رہ گئی کہ جب یہ نقطے عادت کے دنوں میں نکلیں اور عورت اسے اس حیض کا حصہ مانے جسے وہ جانتی ہے، تو وہ حیض شمار ہوگا۔ سوال 11 : حیض اور نفاس والی عورتیں رمضان کے دنوں میں کھا اور پی سکتی ہیں یا نہیں؟ جواب 11 : ہاں! وہ رمضان کے دنوں میں کھا اور پی سکتی ہیں، لیکن اگر گھر میں بچے ہوں تو بہتر یہ ہے کہ کھانے پینے کا کام ان کی نظروں سے بچاکر کیا جائے، کیوں کہ یہ ان کے لیے الجھن کا باعث بن سکتا ہے۔ سوال 12 : جب حیض یا نفاس والی عورت عصر کے وقت پاک ہو، تو کیا اسے عصر کے ساتھ ظہر کی نماز بھی پڑھنی ہے یا صرف عصر کی نماز ہی پڑھنی ہے؟ جواب 12 : اس مسئلے میں راجح قول یہ ہے کہ اسے صرف عصر کی نماز پڑھنی ہے، کیوں کہ ظہر کی نماز واجب ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے اور اصل بریٔ الذمہ ہونا ہے، نیز اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے : "جس نے سورج ڈوبنے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پا لی اس نے عصر کی نماز پا لی۔" یہاں آپ نے یہ نہیں بتایا کہ اس نے ظہر کی نماز بھی پا لی، اگر ظہر کی نماز بھی واجب ہوتی تو آپ ضرور بتا دیتے، دوسری بات یہ ہے کہ اگر عورت کو ظہر کا وقت داخل ہونے کے بعد حیض آئے، تو اسے صرف ظہر کی نماز کی قضا کرنی پڑے گی، عصر کی نماز کی نہیں، حالاں کہ (سفر کے دوران یا کسی مجبوری کے وقت) ظہر کی نماز کو عصر کے ساتھ ملایا جاتا ہے، اس صورت اور اس صورت کے درمیان کوئی فرق نہیں ہے، جس کے بارے میں سوال کیا گیا ہے۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ اسے صرف عصر کی نماز قضا کرنی ہوگی، نص اور قیاس سے یہی ثابت ہوتا ہے، اسی طرح اگر عورت عشا کی نماز کا وقت نکلنے سے پہلے پاک ہو تو اس پر صرف عشا کی نماز کی قضا لازم ہوگی، مغرب کی نماز کی نہیں۔

سوال 13 : بعض عورتوں کا حمل ساقط ہو جاتا ہے، جس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں : یا تو جنین کی تخلیق ہونے سے پہلے ساقط ہو جائے یا پھر اس کی تخلیق ہونے اور اس کی بناوٹ کے ظاہر ہونے بعد ساقط ہو، اب پوچھنا یہ ہے جس دن حمل ساقط ہو اور جن دنوں میں خون نظر آئے ان دنوں میں روزہ رکھنے کا کیا حکم ہے؟ جواب 13 : اگر جنین کی تخلیق نہ ہوئی ہو تو نکلنے والا خون نفاس کا خون نہیں ہے، لہٰذا وہ روزہ رکھتی رہے گی اور نماز پڑھتی رہے گی، اور اس کا روزہ صحیح ہے۔

اور اگر جنین کی تخلیق ہوچکی ہو، تو خون نفاس کا خون ہے۔ اس میں نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔

اس مسئلے میں قاعدہ یا ضابطہ یہ ہے کہ اگر بچے کی تخلیق عمل میں آ چکی ہو تو خون کو نفاس کا خون مانا جائے گا اور اگر تخلیق عمل میں نہ آئی ہو تونفاس کا خون نہیں ہوگا، اور جب نفاس

کا خون ہوگا تو اس پر وہ ساری چیزیں حرام ہوں گی جو نفاس کی حالت میں حرام ہوتی ہیں اور جب نفاس کا خون نہ ہو، تو اس پر یہ ساری چیزیں حرام نہیں ہوں گی۔

سوال 14 : کیا رمضان کے دنوں میں حاملہ عورت کے خون اترنے سے اس کے روزے پر فرق پڑے گا؟ جواب 14 ؛ جب کوئی عورت روزے سے ہو اور حیض کا خون آ جائے، تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا، کیوں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ و سلم کا فرمان ہے : "کیا ایسا نہیں ہے کہ عورت جب حائضہ ہو جاتی ہے، تو وہ (حالت حیض) میں نہ نماز پرھ سکتی ہے اور نہ روزہ رکھ سکتی ہے"۔ یہی وجہ ہے کہ اسے ہم روزہ توڑنے والی چیزوں میں سے مانتے ہیں، یہی حال نفاس کا بھی ہے، حیض اور نفاس کا خون آنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

جہاں تک رمضان مہینے کے اندر دن میں حاملہ عورت کے خون آنے کی بات ہے تو اگر وہ حیض کا خون ہو تو وہ غیر حاملہ کے خون کی طرح ہے،یعنی اس سے اس کا روزہ متاثر ہوگا، لیکن اگر خون حیض کا نہ ہو تو روزہ متاثر نہیں ہوگا۔

یاد رہے کہ حاملہ کے خون کو حیض اس وقت مانا جائے گا جب حمل ٹھہرنے کے بعد بھی وہ لگاتار ماہواری کی عادت کے دنوں میں آتا رہے، راجح قول کے مطابق یہ حیض ہے اور اس کے لیے حیض کے احکام ثابت ہوں گے۔

لیکن اگر حمل ٹھہرنے کے بعد خون آنے کا سلسلہ بند ہو جائے اور اس کے بعد خون نظر آنے لگے جو عادت کے دنوں میں نہ ہو، تو اس سے روزے پر اثر نہیں پڑے گا، کیوں کہ یہ حیض کا خون نہیں ہے۔

سوال 15 : جب عورت اپنی عادت کے دورانیے کے اندر ایک دن خون دیکھے اور اس کے بعد والے دن دن بھر اسے خون نظر نہ آئے، تو اسے کیا کرنا ہوگا؟ جواب 15 : بظاہر یہ لگتا ہے کہ حیض کے دورانیے کے اندر واقع ہونے والا یہ طہر یا خون بندی حیض کے تابع ہے۔ لہذا اسے طہر نہیں مانا جائے گا،اس لیے وہ ان چیزوں سے دور رہے گی جن سے حائضہ عورت دور رہتی ہے۔ جب کہ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ جو عورت ایک دن خون دیکھے اور ایک دن صاف ستھری رہے، اس کا خون حیض ہے اور صفائی طہر ہے یہاں تک کہ پندرہ دنوں تک پہنچ جائے۔ اگر پندرہ دنوں تک پہنچ جاتا ہے تو اس کے بعد استحاضہ شمار ہوگا، یہی امام احمد کا مشہور مذہب ہے۔ سوال 16 : حیض کے آخری دنوں میں اور طہر سے پہلے عورت کو خون کا اثر نہیں دکھتا، تو کیا وہ سفید پانی دیکھنے سے پہلے اس دن روزہ رکھ سکتی ہے یا نہیں؟ جواب 16 : جب اس کی عادت سفید پانی نہ دیکھنے کی ہو، جیسا کہ کچھ عورتوں کے ساتھ ہوتا ہے، تو وہ روزہ رکھے گی۔ لیکن اگر اس کی عادت سفید پانی دیکھنے کی ہو، تو وہ اس کے نظر آنے تک روزہ نہیں رکھے گی۔ سوال 17 : حیض اور نفاس والی عورت کا ضرورت کے وقت، مثلا وہ معلمہ یا طالبہ ہو تو دیکھ کر اور زبانی قرآن پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ جواب 17 : اگر ضرورت ہو، مثلا عورت معلمہ ہو یا طالبہ ہو جو دن یا رات میں قرآن کا ایک خاص حصہ پڑھتی ہو، تو حیض یا نفاس والی عورت کے قرآن پڑھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

لیکن جہاں تک اجر و ثواب کی نیت سے قرآن پڑھنے کی بات ہے، تو نہ پڑھنا ہی افضل ہے۔ کیوں بہت سارے اہل علم یاان میں اکثرکا ماننا ہے کہ حائضہ کے لیے قرآن پڑھنا حلال نہیں ہے۔

سوال 18 : کیا پاک ہونے کے بعد حائضہ کو کپڑے بدلنے ہی پڑیں گے، یہ جانتے ہوئے کہ اس کے کپڑے میں خون یا نجاست نہیں لگی ہے؟ جواب 18 : ایسا ضروری نہیں ہے، کیوں کہ حیض بدن کو نجس نہیں کرتا، وہ اسی چیز کو نجس کرتا ہے، جس سے وہ ملتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اللہ

کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے عورتوں کو حکم دیا ہے کہ جب ان کے کپڑوں میں حیض کا خون لگ جائے، تو ان کو دھو لیں اور انہی کپڑوں کو پہن کر نماز پڑھ لیں۔ سوال 19 : ایک عورت نے نفاس سے ہونے کی وجہ سے رمضان میں سات دن روزہ نہیں رکھا اور ان روزوں کی قضا بھی نہیں کی یہاں تک کہ دوسرا رمضان آگیا اور اس دورسرے رمضان کے بھی سات روزے بھی دودھ پلانے کی وجہ سے وہ نہ رکھ سکی اور اس نے بیماری کو حجت بناکر ان ایام کی بعد میں قضا بھی نہیں کی، اب اسے کیا کرنا ہے، جب کہ تیسرا رمضان بھی آنے والا ہے؟ ہمیں اس بار ے میں بتلائے اللہ آپ کو اس کا بدلہ عطا فرمائے- جواب 19 : اگر یہ عورت، جیسا کہ اس نے کہا ہے، بیمار ہے اور قضا نہیں کر سکتی ہے، تو جب کر سکے گی، روزہ رکھ لے گی۔ کیوں کہ وہ معذور ہے، چاہے دوسرا رمضان ہی کیوں نہ آ جائے۔ لیکن اگر معذور نہ ہو اور بہانہ بناتی ہو اور سستی سے کام لیتی ہو، تو ایک رمضان کے چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کو دوسرے رمضان تک ٹالنا جائز نہیں ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں : مجھ پر روزے ہوا کرتے تھے، جن کی قضا میں شعبان میں ہی کر پاتی تھی۔

اس طرح، یہ عورت خود کو دیکھے، اگر سچ مچ معذور نہیں ہے تو گناہ گار ہے، ایسے میں اسے توبہ کرنا چاہیے اور چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا کر لینی چاہیے، لیکن اگر معذور ہے، تو دیر ہونے میں کوئی نقصان نہیں ہے، چاہے سال دو سال تک دیر کیوں نہ ہو جائے۔

سوال 20 : کچھ عورتوں پر درسرا رمضان داخل ہو جاتا ہے اور انھوں نے پچھلے رمضان کے کچھ دنوں کے روزے نہیں رکھے ہوتے ہیں، انھیں کیا کرنا چاہیے؟ جواب 20 : ان پر اس عمل سے اللہ کے حضور توبہ واجب ہے، کیوں کہ جس پر رمضان کی قضا واجب ہو، اس کے لیے بلا عذر دوسرے رمضان تک مؤخر کرنا جائز نہیں ہے،کیوں کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا فرمان ہے : "مجھ پر روزے ہوا کرتے تھے، جن کی قضا میں شعبان میں ہی کر پاتی تھی۔"

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اسے دوسرے رمضان کے بعد تک مؤخر کرنا جائز نہیں ہے، لہذا وہ اپنی اس کوتاہی سے اللہ کے سامنے توبہ کریں اور دوسرا رمضان گزرنے کے بعد چھوٹے ہوئے روزے رکھ لیں۔

سوال 21 : جب عورت کو ظہر کے وقت، مثلا ایک بجے حیض آئے اور اس نے ابھی ظہر کی نماز نہ پڑھی ہو، تو کیا پاک ہونے کے بعد اسے وہ نماز قضا کرنی پڑے گی؟ جواب 21 : اس مسئلے میں علما کے درمیان اختلاف ہے،کچھ علما کا کہنا ہے کہ اسے اس نماز کی قضا نہیں کرنی ہے، کیونکہ اس کی جانب سے کوئی کوتاہی نہیں ہوئی ہے، وہ گناہ گار بھی نہیں ہوگی، کیوں کہ اس کے لیے آخر وقت تک نماز کو مؤخر کرنا جائز ہے۔ جب کہ کچھ علما کا کہنا ہے کہ اسے اس نماز کی قضا کرنی ہے، کیوں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم کا یہ قول عام ہے : ’’جس نے کسی نماز کی ایک رکعت پالی یقینًا اس نے وہ نماز پالی۔‘‘

احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ وہ اس کی قضا کر لے، کیوں کہ مسئلہ ایک ہی نماز کا ہے، اسے قضا کرنے میں کوئی پریشانی نہیں ہے۔

سوال 22 : جب حاملہ عورت ولادت سے ایک یا دو دن پہلے خون دیکھے، تو کیا اس کی وجہ سے روزہ اور نماز چھوڑ دے گی یا کیا کرے گی؟ جواب 22 : جب حاملہ عورت زچگی سے ایک یا دو دن پہلے خون دیکھے اور اسے درد زہ بھی ہو، تو وہ نفاس ہے، اس کی وجہ سے نماز اور روزہ چھوڑے گی، لیکن اگر ساتھ میں درد زہ نہ ہو تو وہ بیماری کا خون ہے اور اس کا کوئی اعتبار نہیں ہے، اس کی وجہ سے روزہ اور نماز نہیں چھوڑے گی۔ سوال 23 : لوگوں کے ساتھ روزہ رکھنے کے لئے ماہواری روکنے والے گولیوں کے استعمال کے بارے میں آپ کیا

کہتے ہیں؟ جواب 23 : میں ان کے استعمال سے خبردارکرتا ہوں، کیوں کہ ان گولیوں کے استعمال سے بڑا نقصان ہوتا ہے، یہ بات مجھے ڈاکٹروں نے بتائی ہے،اور عورت سے کہا جائے گا کہ حیض کا خون اللہ نے آدم کی لڑکیوں پر لکھ دیا ہے، لہذا اللہ کے لکھے ہوئے پر مطمئن رہو، جب کوئی مانع نہ ہو تو روزہ رکھو اور جب مانع آ جائے، تو روزہ رکھنا بند کر دو، اللہ کے فیصلے سے خوش رہنا سیکھو۔ سوال 24 : ایک عورت کو نفاس کے دو مہینے کے بعد، جب کہ وہ پاک ہو گئی تھی، خون کے چھوٹے چھوٹے نقطے دکھائی دینے لگے، ایسے میں کیا وہ روزہ اور نماز چھوڑے گی یا کیا کرے گی؟ جواب 24 : حیض اور نفاس کے سلسلے میں عورتوں کو بے شمار پریشانیوں کا سامنا ہے، ان پریشانیوں کا ایک سبب حمل اور حیض کو روکنے والی گولیاں ہیں، پہلے لوگ ان ڈھیر ساری پریشانیوں کو جانتے تک نہ تھے۔ یہ صحیح ہے کہ کچھ پریشانیاں تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم کے زمانے، بلکہ عورتوں کے وجود کے زمانے ہی سے موجود رہی ہیں، لیکن ان کی یہ کثرت کہ انسان ان کو دور کرنے کے راستے ڈھونڈنے کے معاملے میں لاچار دکھنے لگے، افسوس ناک ہے۔ لیکن عام قاعدہ یہ ہے کہ عورت جب پاک ہو جائے اور حیض و نفاس سے مکمل پاکی کا اسے یقین ہو جائے -حیض سے پاکی سے میری مراد ہےسفید پانی کا نکلنا، جسے عورتیں پہچانتی ہیں- تو پاک ہونے کے بعد مٹیالے یا زرد رنگ کا جو پانی یا نقطہ یا رطوبت نظر آئے، تو وہ حیض نہیں ہے، اس لیے اس کی وجہ سے نماز پڑھنا اور روزہ رکھنا ممنوع نہیں ہوگا اور اس کی وجہ سے میاں بیوی کے درمیان ہم بستری بھی ممنوع نہیں ہوگی، کیوں کہ یہ حیض نہیں ہے۔ ام عطیہ کہتی ہیں : ہم زرد رنگ اور مٹیالے رنگ کے پانی کو کچھ نہیں سمجھتے تھے، اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے، امام ابوداود نے اس حدیث میں یہ زیادتی روایت کی ہے: طہر کے بعد۔ اوراس کی سند صحیح ہے۔ اس بنیاد پر ہم کہتے ہیں : یقینی طور پر حاصل ہونے والے طہر کے بعد نکلنے والی یہ ساری چیزیں عورت کو نہ تو نقصان پہنچاتی ہیں، نہ اسے نماز روزے سے روکتی ہیں اور نہ میاں بیوی کے درمیان ہم بستری سے مانع ہیں۔ بس اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ طہارت کو دیکھنے کے معاملے میں جلد بازی سے کام نہیں لینا چاہیے۔ کیوں کہ کچھ عورتیں خون سوکھتے ہی پاک ہونے کا انتظار کیے بنا غسل کر لیتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ صحابیات ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس کرسف یعنی خون ملی ہوئی روئی بھیج دیا کرتیں تو وہ کہتیں : اس وقت تک انتظار کرو، جب تک سفید رنگ کا پانی دیکھ نہ لو۔ سوال 25 : کچھ عورتوں کو لگاتار خون آتا رہتا ہے، کبھی کبھی ایک دو دن کے لیے رک بھی جاتا ہے، پھردوبارہ واپس آ جاتا ہے، تو اس طرح کی حالت میں روزہ، نماز اور دوسری عبادتوں کا کیا حکم ہے؟ جواب 25 : بہت سے اہل علم کے یہاں معروف یہ ہے کہ جب کسی عورت کے ماہواری کے دن متعین ہوں اور وہ دن ختم ہو جائیں، تو وہ غسل کرے گی، نماز پڑھے گی اور روزہ رکھے گی، پھر اس کے دو یا تین بعد اسے جو خون نظر آئے، وہ حیض نہیں ہے، کیوں کہ ان علما کے نزدیک پاکی کی اقل مدت تیرہ دن ہے۔

جب کہ کچھ اہل علم کا کہنا ہے کہ خون جب نظر آ جائے، حیض ہے اور جب بند ہو جائے پاکی ہے، اگرچہ دونوں حیض کے درمیان تیرہ دن نہ ہوں۔

سوال 26 : عورت کے لیے رمضان کی راتوں میں گھر میں نماز پڑھنا افضل ہے یا مسجد میں؟ خاص طور سے اس وقت جب مسجد میں وعظ اور درس کا انتظام ہو؟ مسجد میں نماز پڑھنے والی عورتوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ جواب 26 : افضل یہ ہے کہ وہ اپنے گھر میں ہی نماز پڑھے، کیوں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم کا عام فرمان ہے : "ان کے گھر ان کے لیے زیادہ بہتر ہیں۔" نیز اکثر احوال میں عورتوں کا گھر سے نکلنا فتنے سے خالی نہیں ہوتا، اس لیے عورت کا گھر میں نماز پڑھنا مسجد جاکر پڑھنے سے بہتر ہے، رہی بات وعظ اور درس کی تو کیسٹ سے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

مسجد جاکر نماز پڑھنے والی عورتوں سے میرا یہ کہنا ہے کہ گھر سے نکلتے وقت زینت کا اظہار نہ کریں اور خوشبو نہ لگائیں۔

سوال 27 : عورت کے روزے کی حالت میں رمضان میں دن کے وقت کھانا چکھنے کا کیا حکم ہے؟

جواب 27 :

اس میں کوئی حرج نہیں ہے، کیوں کہ اس کی ضرورت پڑتی ہے، البتہ چکھی ہوئی چیز کو منہ سے پھینک دیا جائے گا۔

سوال 28 : ایک عورت جو حادثے میں زخمی ہو گئی تھی اور وہ حمل کےابتدائی مرحلہ میں تھی، بہت زیادہ خون بہنے کے بعد جنین کا اسقاط ہو گیا تھا، توکیا اس کے لیے روزہ توڑنا جائز ہے یااسے لگاتار روزہ رکھتے جانا ہے ؟ اوراگر روزہ چھوڑتی ہے تو کیاوہ گنہگار ہوگی؟

جواب 28 :

ہم کہتے ہیں : حاملہ عورت کو حیض نہیں آتا، جیسا کہ امام احمد نے کہا کہ عورت کو حمل کا پتہ حیض کے بند ہونے سے لگتا ہے، اہل علم کے بقول اللہ تبارک و تعالی نے حیض ماں کے پیٹ میں پل رہے بچے کی غذا کے لیے پیدا کیا ہے، چنانچہ جب حمل ٹھہر جاتا ہے، تو حیض بند ہو جاتا ہے۔

لیکن کچھ عورتوں کو حمل سے پہلے کی طرح عادت کے مطابق حیض جاری رہتا ہے، اس طرح کی عورت کے حیض کو صحیح مانا جائے گا، کیوں کہ اس کا حیض حمل سے متاثر ہوئے بنا لگاتار جاری ہے، لہذا یہ حیض ان سارے کاموں سے روکے گا جن سے غیر حاملہ کا حیض روکتا ہے، اور ان سارے کاموں کو واجب کرے گا جن کو غیر حاملہ کا حیض واجب کرتا ہے اور ان ساری چیزوں کو ساقط کرے گا، جن کو غیر حاملہ کا حیض ساقط کرتا ہے۔

خلاصۂ کلام یہ کہ حاملہ عورت کا خون دو قسم کا ہوتا ہے :

- ایک قسم کو حیض مانا جائے گا۔ یہ وہ قسم ہے، جو بالکل حمل کے پہلے کی طرح جاری رہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حمل نے اس پر کوئی اثر نہیں ڈالا، لہذا وہ حیض ہے۔

جب کہ دوسری قسم کا خون وہ ہے جو حمل کی حالت میں عارضی طور پر آ جائے، یا تو کسی حادثے کی وجہ سے یا کسی چیز کو اٹھانے کی وجہ سے یا کسی چیز سے گرنے کی وجہ سے تو اس طرح کا خون حیض نہیں ہے، یہ رگ سے نکلنے والا خون ہے۔ لہذا یہ خون عورت کو نماز، روزے سے نہیں روکے گا، بلکہ وہ پاک عورتوں کے حکم میں ہوگی۔

لیکن جب حادثے کے نتیجے میں بچہ یا اس کے پیٹ میں موجود حمل گر جائے، تو اس کا حکم اہل علم کے ذریعے پیش کی گئی تفصیل کے مطابق ہوگا : اگر حمل انسان کی صورت واضح ہونے کے بعد ساقط ہو تو اس کے بعد نکلنے والا خون نفاس کا خون ہوگا، عورت نماز اور روزہ چھوڑ دے گی اور اس کا شوہر پاک ہونے تک اس سے جماع کرنے سے گریز کرے گا۔

لیکن اگر انسان کی شکل ظاہر نہ ہو تو اسے نفاس کا خون نہیں سمجھا جائے گا، یہ بیماری کا خون شمار ہوگا، اس کی وجہ سے نماز اور روزے وغیرہ کو چھوڑا نہیں جائے گا۔

اہل علم کہتے ہیں : انسان کی صورت ظاہر ہونے کی سب سے کم مدت اکیاسی دن ہے، کیونکہ جنین ماں کے پیٹ میں جن مرحلوں سے گزرتا ہے ان کی تفصیل عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

کی ایک حدیث میں موجود ہے۔ عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم جو سچے تھے اور جن کی سچائی تسلیم کی گئی ہے، نے فرمایا : "تم میں سے ہر ایک اپنی ماں کے پیٹ میں چالیس دن تک نطفے کی شکل میں رہتا ہے، پھر چالیس دن جمے ہوئے خون کی شکل میں رہتا ہے، پھر اگلے چالیس دن گوشت کی بوٹی کی شکل میں رہتا ہے، پھر اس کی جانب ایک فرشتے کو بھیجا جاتا ہے اور اسے چار باتیں لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے، چنانچہ وہ اس کی روزی، عمر، عمل اور بدبختی یا نیک بختی کو لکھ دیتا ہے۔" اس سے پہلے جنین کی تخلیق وبناوٹ ممکن نہیں ہے، عام طور پر نوے دنوں سے پہلے تخلیق واضح نہیں ہوتی، جیسا کہ بعض اہل علم نے کہا ہے۔ سوال 29 : میں ایک عورت ہوں، اس سال میرا حمل تیسرے مہینے میں ساقط ہو گیا تھا، اس کے بعد میں نے پاک ہونے تک نماز نہیں پڑھی، لیکن کچھ لوگوں نے مجھ سے کہا : تم پر نماز پڑھنا ضروری تھا، ایسے میں میں کیا کروں؟ مجھے یقین کے ساتھ دنوں کی گنتی بھی معلوم نہیں ہے؟ جواب 29 : اہل علم کے نزدیک معروف یہ ہے کہ عورت کا حمل جب تین مہینے میں ساقط ہو جائے، تو وہ نماز نہیں پڑھے گی، کیوں کہ ساقط ہوتے وقت اگر جنین کا انسانی روپ ظاہر ہو جائے، تو نکلنے والا خون نفاس شمار ہوگا اور اس کی حالت میں عورت نماز نہیں پڑھے گی۔

علما کہتے ہیں : جنین انسانی شکل اس وقت لے سکتا ہے جب وہ اکیاسی دن کا ہو جائے، جو کہ تین مہینے سے کم ہے، لہذا جب عورت کو یہ یقین ہو کہ اس کا حمل تین مہینے میں ساقط ہوا ہے تو اس کے بعد آنے والا خون بیماری کا خون ہوگا، اس کی وجہ سے نماز نہیں چھوڑے گی۔

یہاں مسئلہ پوچھنے والی عورت کو یاد کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر حمل 80 دن سے پہلے ساقط ہوا ہے، تو وہ اس دوران چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا کرے گی، لیکن اگر اسے یاد نہ ہو کہ اس نے کتنے دن کی نماز چھوڑی ہے؟ تو وہ اندازہ لگائے گی اور یاد کرنے کی کوشش کرے گی اور جتنے دنوں کی نماز چھوٹنے کا غالب گمان ہو، اتنے دنوں کی قضا کرے گی۔ سوال 30 : ایک مسئلہ پوچھنے والی کہتی ہے کہ جب سے اس پر روزہ فرض ہوا ہے، وہ روزہ رکھتی آ رہی ہے۔ لیکن وہ ماہواری کے دوران چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا نہیں کرتی، چوں کہ اسے معلوم نہیں ہے کہ اس نے اب تک کتنے دنوں کے روزے چھوڑے ہیں، اس لیے وہ اب رہنمائی چاہتی ہے کہ اسے کیا کرنا چاہیے؟ جواب 30 : ہمیں افسوس ہو رہا ہے کہ مسلم عورتوں سے اس طرح کی کوتاہی ہو رہی ہے، چھوٹے ہوئے روزوں کی قضا نہ کرنے کا یہ عمل یا تو لاعلمی کی وجہ سے ہے یا پھر سستی کی وجہ سے ہے،لیکن دونوں مصیبت ہیں۔ کیوں کہ لاعلمی کا علاج جانکاری حاصل کرنا اور پوچھنا ہے۔ جب کہ سستی کا علاج اللہ کا ڈر، مراقبہ، اس کی سزا کا خوف اور اس کی رضا کے حصول کے لیے تگ و دو ہے۔

اس عورت کو چاہیے کہ اپنی اس کوتاہی سے اللہ کے حضور توبہ کرے، اللہ سے اپنے گناہوں کی بخشش مانگے اور یہ اندازہ لگانے کی کوشش کرے کہ اس کے کتنے دنوں کے روزے چھوٹے ہیں اوران کی قضا کرے، بریٔ الذمہ ہونے کا یہی طریقہ ہے،ہم امید کرتے ہیں کہ اللہ اس کی توبہ قبول کرے گا۔

سوال 31 : جب نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد حیض آئے تو اس کا کیا حکم ہے؟ کیا پاک ہونے کے بعد اس نماز کی قضا کرنی ہے؟ اسی طرح جب نماز کا وقت نکلنے سے پہلے عورت پاک ہو جائے تو اس کا کیا حکم ہے؟ جواب 31 : پہلا مسئلہ : جب نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد حیض آ جائے اور نماز پڑھی نہ گئی ہو تو پاک ہونے کے بعد اس نماز کی قضا کرنی ہوگی، جس کے وقت میں حیض آیا تھا۔ کیوں کہ اللہ کے رسول ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: ''جس نے کسی نماز کی ایک رکعت پالی، یقینًا اس نے وہ نماز پالی۔'' لہذا جب کسی عورت نے کسی نماز کی ایک

رکعت کے برابر وقت پا لیا اور نماز پڑھنے سے پہلے اسے حیض آ گیا، تو پاک ہونے کے بعد اسے اس نماز کی قضا کرنی ہوگی۔ دوسرا مسئلہ : جب نماز کا وقت نکلنے سے پہلے پاک ہو جائے، تو اس نماز کی قضاکرنی ہوگی، مثلا اگر سورج نکلنے سے اتنا پہلے پاک ہوئی کہ اس کے پاس ایک رکعت ادا کرنے کے برابر وقت تھا، تو اسے فجر کی نماز کی قضا کرنی ہوگی۔ اسی طرح اگر سورج ڈوبنے سے اتنا پہلے پاک ہو کہ اس کے پاس ایک رکعت پڑھنے کے برابر وقت ہو، تو اسے عصر کی نماز کی قضا کرنی ہوگی۔ اگر آدھی رات سے اتنا پہلے پاک ہوئی کہ اس کے پاس ایک رکعت پڑھنے کے برابر وقت ہو، تو اسے عشا کی نماز کی قضا کرنی ہوگی۔ لیکن اگر آدھی رات گزرنے کے بعد پاک ہوتی ہے تو اس پر عشا کی نماز کی قضاواجب نہیں ہے، اسے وقت آنے پر فجر کی نماز پڑھنی ہوگی۔ اللہ تعالی نے کہا ہے : "اور جب اطمینان پاؤ تو نماز قائم کرو! یقیناً نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں پر فرض ہے۔" [سورہ نساء : 103] اس لیے کسی نماز کو نہ اس کے وقت سے باہر نکالنا جائز ہوگا اور نہ وقت سے پہلے پڑھنا۔

سوال 32 :

مجھے نماز کے دوران ماہواری آ گئی، ایسے میں میں کیا کروں؟ کیا میں حیض کے دوران چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا کروں؟

جواب 32 : جب نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد حیض آ جائے، مثلا زوال کے آدھے گھنٹے کے بعد حیض آ جائے تو عورت حیض سے پاک ہونے کے بعد اس نماز کی قضا کرے گی جس کا وقت پاکی کی حالت میں داخل ہوا تھا۔ کیوں کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے : "یقیناً نماز مومنوں پر مقررہ وقتوں پر فرض ہے۔" [سورہ نساء : 103] البتہ حیض کے دوران چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا نہیں کرے گی، کیوں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا ہے : "کیا ایسا نہیں ہے کہ عورت جب حائضہ ہو جاتی ہے، تو وہ (حالت حیض) میں نہ نماز پڑھ سکتی ہے اور نہ روزہ رکھ سکتی ہے“۔ اہل علم کا اس بات پر اجماع ہے کہ عورت حیض کے دوران چھوٹی ہوئی نمازوں کی قضا نہیں کرے گی۔ لیکن جب پاک ہو، اس وقت اگر کسی نماز کے وقت کا اتنا حصہ باقی ہو کہ ایک رکعت یا اس سے زیادہ نماز پڑھی جا سکتی ہے، تو وہ اس نماز کو پڑھے گی، کیوں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم کا فرمان ہے : "جس نے سورج ڈوبنے سے پہلے عصر کی ایک رکعت پا لی اس نے عصر کی نماز پا لی۔" چنانچہ اگر عصر کے وقت یا سورج طلوع ہونے سے پہلے پاک ہو اور سورج ڈوبنے یا طلوع ہونے میں ایک رکعت پڑھنے کے برابر وقت باقی ہو، تو پہلے مسئلے میں عصر اور دوسرے مسئلے میں فجر کی نماز پڑھے گی۔ سوال 33 : میری ماں کی عمر 65 سال ہے، 19 سال سے ان کو بچہ نہیں ہوا ہے،لیکن اب تین سال سے ان کو خون آ رہا ہے، مجھ کو لگتا ہے کہ یہ بیماری اسی دورانیے میں ان کو لاحق ہوئی تھی، اب سامنے رمضان ہے، اس موقع پر آپ ان کو نصیحت کریں گے؟ اس طرح کی کسی اور عورت کو کیا کرنا چاہیے؟ جواب 33 : جس عورت کو اس طرح خون آئے، اس کا حکم یہ ہے کہ یہ بیماری لاحق ہونے سے پہلے ماہواری کی اس کی جو عادت تھی، اس کے مطابق وہ نماز اور روزہ چھوڑے گی، مثلا اگر اسے ہر مہینے کے شروع میں چھ دنوں تک ماہواری آتی رہی ہو، تو وہ ہر مہینے کے شروع کے چھ دن نماز اور روزہ وغیرہ سے گریز کرے گی، جب یہ مدت ختم ہو جائے تو غسل کرکے نماز پڑھے گی اور روزہ رکھے گی۔

یہ خاتون اور اس طرح کی دیگر خواتین کے نماز پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے اپنی شرم گاہ کو اچھی طرح دھو لیں گی، پھر کپڑا باندھ لیں گی اور اس کے بعد وضو کریں گی۔ یہ سارے کام فرض نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد کریں گی، فرائض کے اوقات کے علاوہ دیگر اوقات میں نفل پڑھنا چاہیں تب بھی یہ سارے کام کریں گی۔

اس سے چوں کہ پریشانی ہوتی ہے، اس لیے ظہر کی نماز کو عصر کے ساتھ اور مغرب کی نماز کو عشا کے ساتھ ملاکر پڑھ سکتی ہے، تاکہ ان کو یہ کام دو نمازوں کے لیے ایک بار کرنا پڑے:ظہر اور عصر کے لیے ایک بار۔ اورمغرب و عشا کے لیے ایک بار،اورفجر کے لیے ایک بار، پانچ بار کے بجائے صرف تین بار۔ اس بات کو میں ایک بار اور د ہرا دینا چاہتا ہوں، تو میں کہتا ہوں کہ اس طرح کی عورت جب نماز پڑھنا چاہے تو اپنی شرم گاہ کو دھوئے گی، اس پر کپڑا وغیرہ باندھ لے گی، تاکہ کچھ نکلے تو سوکھ جائے، پھر وضو کرے گی اور ظہر و عصر کی چار چار رکعتوں کو ایک ساتھ پڑھے گی، مغرب کی تین اور عشا کی چار رکعتوں کو ایک ساتھ پڑھے گی اور فجر کی دو رکعتوں کو ان کے وقت میں پڑھے گی، وہ قصر نہیں کرے گی، جیسا کہ کچھ لوگوں کو وہم ہوا ہے۔ لیکن ظہر اور عصر کی نمازوں کو ایک ساتھ اور مغرب اور عشا کی نمازوں کو ایک ساتھ پڑھ سکتی ہے، ظہر کو عصر کے ساتھ ظہر کے وقت میں بھی پڑھ سکتی ہے اور عصر کے وقت میں بھی، اسی طرح مغرب کو عشا کے ساتھ مغرب کے وقت میں بھی پڑھ سکتی ہے اور عشا کے وقت میں بھی،اوراگر اس وضو کے ساتھ نفل پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتی ہے۔ سوال 34 : کیا عورت حیض کی حالت میں حدیثیں اور خطبے سننے کے لیے مسجد حرام میں موجود رہ سکتی ہے؟ جواب 34 : حائضہ عورت نہ تو مسجد حرام میں رک سکتی ہے اور نہ کسی اور مسجد میں، البتہ وہ مسجد سے گزر سکتی ہے اور ضرورت وغیرہ کا سامان لے سکتی ہے۔ جیسا کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ و سلم نے جب عائشہ رضی اللہ عنہا کو مسجد سے چٹائی[1]لانے کا حکم دیا اور انھوں نے کہا کہ چٹائی مسجد میں رکھی ہے اور میں حیض کی حالت میں ہوں، تو فرمایا : "تمھارا حیض تمھارے ہاتھ میں نہیں ہے۔" لہٰذا اگر حائضہ عورت مسجد سے گزرے اور مسجد میں خون گرنے کا ڈر نہ ہو، تو کوئی حرج نہیں ہے۔

لیکن اگر مسجد جاکر بیٹھنا چاہے، تو اس کی اجازت نہیں ہوگی۔

اس کی دلیل یہ ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے (بالغ، پردے والی اور حائضہ) کو حکم دیا کہ عید گاہ جائیں، البتہ حائضہ عورتوں کو نماز کی جگہ سے دور رہنے کا حکم دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ حائضہ عورت کا خطبہ، درس یا حدیثیں سننے کے لیے مسجد میں رکنا جائز نہیں ہے۔

*

نماز سے متعلق طہارت کے کچھ احکام۔

سوال 35 : عورت کے فرج سے نکلنے والا سیال مادہ، سفید ہو یا زرد، پاک ہے یا ناپاک؟ اگر وہ لگاتار نکلتا ہو تو اس کے نکلنے سے وضو واجب ہوگا یا نہیں؟ اگر بیچ بیچ میں آتا ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟ یہ بات دھیان میں رہے کہ اکثر عورتیں اور بطور خاص طالبات اسے ایک طبعی رطوبت سمجھ کر وضو کا التزام نہیں کرتی ہیں؟ جواب 35 : بحث و تحقیق کے بعد مجھے ایسا لگتا ہے کہ عورت کے فرج سے نکلنے والا سیال مادہ چوں کہ مثانہ سے نہیں، بلکہ رحم سے نکلتا ہے، اس لیے پاک ہے، لیکن اس کے پاک ہونے کے باجود اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، کیوں کہ وضو توڑنے کے لیے ناپاک ہونا ضروری نہیں ہے، کیوں کہ دبر سے نکلنے والی ریح کی کوئی شکل نہیں ہوتی، اس کے باوجود وضو توڑ دیتی ہے۔

---

[1] "یہاں حدیث میں وارد عربی لفظ الخمرة" اس چٹائی کو کہتے ہیں، جس پر نمازی سجدہ کرتا ہے۔ اسے "الخمرة" اس لیے کہا جاتا ہے کہ یہ چہرے کو ڈھانپنے کا کام کرتا ہے۔

لہذا جب کسی باوضو عورت کے فرج سے سیال مادہ نکلے اور وہ وضو کی حالت میں ہو تو اس کا وضو ٹوٹ جائے گا اور اسے نئے سرے سے وضو کرنا پڑے گا۔

لیکن اگر لگاتار آئے، تو وضو نہیں ٹوٹے گا، لیکن وہ نماز کا وقت داخل ہونے پر وضو کرے گی اور جب تک اس نماز کا وقت رہے گا، تب تک وہ جتنی چاہے فرض اور نفل نماز پڑھے گی، قرآن کی تلاوت کرے گی اور دیگر مباح کام کرے گی۔ کچھ اسی طرح کی بات علما نے سلس بول کی بیماری والے شخص کے بارے میں بھی کہی ہے، کل ملا کر یہاں دو باتیں سامنے آئیں، ایک یہ کہ یہ سیال مادہ پاک ہے اور دوسری یہ کہ اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ لیکن اگر لگاتار آئے، تو اس سے وضو نہیں ٹوٹے گا، لیکن نماز کے لیے وضو اس کا وقت داخل ہونے کے بعد ہی کیا جائے گا اور کپڑا وغیرہ باندھ لیا جائے گا۔

البتہ اگر وہ سیال مادہ بیچ بیچ میں آتا ہو اور نماز کے اوقات میں بند ہو جاتا ہو، تو وہ نماز کو اس کے بند ہونے کے وقت تک مؤخر کرے گی، جب تک وقت کے نکل جانے کا اندیشہ نہ ہو،اگر وقت نکل جانے کا اندیشہ ہو، تو وہ وضو کرے گی، کپڑا باندھ لے گی اور نماز پڑھے گی۔

اس میں کم اور زیادہ کے بیچ کوئی فرق نہیں ہے، کیونکہ دونوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، اس کے برخلاف بدن کے دوسرے حصوں سے نکلنے والی چیزوں، جیسے خون اور قے، سے وضو نہیں ٹوٹتا، کم ہوں یا زیادہ۔

جہاں کچھ عورتوں کے اس خیال کی بات ہے کہ اس سے وضو نہیں ٹوٹتا، تو مجھے اس کی کسی بنیاد کا پتہ نہیں ہے، ہاں! ابن حزم نے کہا تو ضرور ہے کہ اس سے وضو نہیں ٹوٹتا، لیکن اس کی کوئی دلیل نہیں دی ہے، ظاہر سی بات ہے کہ اگر ان کے پاس قرآن، حدیث یا اقوال صحابہ کے ذخیرے سے کوئی دلیل ہوتی تو ان کی بات کا کوئی اعتبار ہوتا۔

عورت کو چاہیے کہ اللہ سے ڈرے اور پاک صاف رہنے پر توجہ دے، کیونکہ بنا پاکی کے نماز قبول نہیں ہوتی، چاہے سو بار نماز کیوں نہ پڑھے، کچھ علما نے تو یہاں تک کہا ہے کہ بلا طہارت نماز پڑھنے والا کافر ہو جاتا ہے، کیوں کہ یہ اللہ تعالی کی آیات کے ساتھ استہزا کے قبیل سے ہے۔

سوال 36 : جب ایسی عورت جس کے فرج سے مسلسل سیال مادہ نکل رہا ہو، کسی فرض نماز کے لیے وضو کرے، تو کیا وہ اس وضو سے اگلی نماز کا وقت آنے تک جتنے نوافل چاہے پڑھ سکتی ہے اور قرآن کی تلاوت کر سکتی ہے؟ جواب 36 : جب فرض نماز کے لیے اس کے وقت کے شروع میں وضو کر لے تو اس سے دوسرے نماز کا وقت آنے تک جتنی فرض اور نفل نمازیں چاہے پڑھ سکتی ہے اور قرآن کی تلاوت کر سکتی ہے۔ سوال 37 : کیا وہ عورت فجر کے وضو سے چاشت کی نماز پڑھ سکتی ہے؟ جواب 37 : وہ فجر کے وضو سے چاشت کی نمازنہیں پڑھ سکتی، کیونکہ چاشت کی نماز کا ایک خاص وقت ہوتا ہے، اس لیے اس کا وقت داخل ہونے کے بعد اس کے لیے الگ سے وضو کرنا ضروری ہے، کیونکہ یہ عورت مستحاضہ کی طرح ہے اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ و سلم نے مستحاضہ کو ہر نماز کے لیے وضو کرنے کا حکم دیا ہے۔

اور ظہر کا وقت سورج ڈھلنے سے عصر کے وقت تک ہے۔

عصر کا وقت ظہر کا وقت نکلنے سے سورج زرد ہونے اور بوقت ضرورت سورج ڈوبنے تک ہے۔

مغرب کا وقت سورج ڈوبنے سے لال شفق غائب ہونے تک ہے۔

عشا کا وقت لال شفق غائب ہونے سے آدھی رات تک ہے۔

سوال 38 : کیا یہ عورت آدھی رات گزرنے کے بعد عشا کے وضو سے تہجد کی نماز پڑھ سکتی ہے؟ جواب 38 : نہیں! آدھی رات گزرنے کے بعد نیا وضو کرنا پڑے گا، جب کہ کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ نیے وضو کی ضرورت نہیں ہے اور یہی راجح ہے۔ سوال 39 : عشا کا آخری وقت کیا ہے اور اسے جاننے کا کیا طریقہ ہے؟ جواب 39 : عشا کا آخری وقت آدھی رات ہے، اس کے جاننے کا طریقہ یہ ہے کہ سورج ڈوبنے اور فجر طلوع ہونے کے بیچ کے وقت کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائے، پہلے آدھے حصے کے ساتھ عشا کا وقت ختم ہو جائے گا اور بچا ہوا آدھا حصہ اس کا وقت نہیں رہے گا، وہ عشا اور فجر کے بیچ کا وقت کہلائے گا۔ سوال 40 : جب ایسی عورت، جس کے فرج سے سیال مادہ رک رک کر نکلے، وضو کرے اور وضو کے بعد اور نماز سے پہلے دوبارہ نکل آئے، تو وہ کیا کرے؟ جواب 40 : جب رک رک کر آئے، تو اس وقت کا انتظار کرے، جس میں رکا ہوا ہو، لیکن اگر آنے اور رکنے کا وقت متعین نہ ہو، کبھی بھی آ جائے اور کبھی بھی رک جائے، تو وقت داخل ہونے کے بعد وضو کرے گی اور نماز پڑھے گی، اسے اور کچھ نہیں کرنا ہے۔ سوال 41 : فرج سے نکلنے والا سیال مادہ جب بدن یا کپڑے میں لگ جائے تو کیا کرنا ہوگا؟ جواب 41 : اگر وہ پاک ہو تو اسے کچھ نہیں کرنا ہوگا اور اگر ناپاک ہو -ناپاک وہ سیال ہے، جو مثانہ سے نکلتا ہو- تو اسے دھونا پڑے گا۔ سوال 42 : اس سیال سے وضو کے تعلق سے ایک سوال یہ ہے کہ کیا صرف وضو کے اعضا کو دھونا کافی ہوگا؟

جواب 42 :

ہاں! سیال جب پاک ہو یعنی رحم سے نکلتا ہو، تو صرف وضو کے اعضا کو دھونا کافی ہوگا، لیکن اگر مثانہ سے نکلتا ہو، تو کافی نہیں ہوگا۔

سوال 43 :

اس کی کیا وجہ ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم سے کوئی ایسی حدیث منقول نہیں ہے، جو اس سائل سے وضو ٹوٹنے پر دلالت کرے، جب کہ صحابیات دینی مسائل پوچھنے کے معاملے میں ہمیشہ آتی رہتی تھیں؟

جواب 43 : کیوں کہ یہ سیال مادہ ہر عورت کو نہیں آتا۔ سوال 44 : جو عورت، حکم کی جانکاری نہ رکھنے کی وجہ سے وضو نہ کرتی ہو، اس پر کیا ہے؟ جواب 44 : وہ توبہ کرے اور علما سے اس کے بارے میں پوچھے۔ سوال 45 : کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ آپ اس سیال مادہ سے وضو نہ ٹوٹنے کے قائل ہیں؟ جواب 45 : میرے بارے میں اس طرح کی بات کہنے والا غلط بیانی کر رہا ہے، بظاہر ایسا لگتا ہے کہ اس نے میرے اس قول سے کہ وہ پاک ہے، یہ سمجھ لیا کہ اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ سوال 46 : اس مٹیالے رنگ کے پانی کا کیا حکم ہے، جو حیض سے ایک دن، اس سے زیادہ یا کم وقت پہلے، عورت کے فرج سے نکلتا ہے، کبھی کبھی یہ کالے رنگ کے پتلے دھاگے یا بھورے رنگ وغیرہ کی شکل میں بھی نکلتا ہے، اگر یہ حیض کے بعد نکلے تو اس کا کیا حکم ہے؟ جواب 46 : اگر یہ حیض کے مقدمات میں سے ہو تو حیض ہے، اسے اس درد اور بے چینی کے ذریعے پہچانا جائے گا، جس کا سامنا حائضہ عورت کو عام طور پر کرنا پڑتا ہے۔

جہاں تک حیض کے بعد کے مٹیالے رنگ کے پانی کی بات ہے، تو عورت اس کے ختم ہونے تک انتظار کرے گی، کیوں کہ حیض کے ٹھیک بعد میں آنے والے مٹیالے رنگ کا پانی حیض

ہے، اس لیے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا تھا : "تم اس وقت تک جلد بازی سے کام نہ لو جب تک سفید رنگ کا پانی نہ دیکھو۔"

*

حج اور عمرہ سے متعلق حیض کے کچھ احکام

سوال 47 : حائضہ عورت احرام کی دو رکعتیں کیسے پڑھیں گی؟ حائضہ عورت قرآن کی آیتیں من ہی من میں پڑھ سکتی ہے یا نہیں؟ جواب 47 : سب سے پہلے تو ہمیں جان لینا چاہیے کہ احرام کے لیے کوئی نماز نہیں ہے، اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ و سلم سے یہ منقول نہیں ہے کہ آپ نے اپنی امت کے لیے احرام کے وقت کوئی نماز مشروع کی ہے، نہ اپنے قول کے ذریعے، نہ فعل کے ذریعے اور نہ اقرار کے ذریعے۔ دوسری بات یہ ہے کہ احرام سے پہلے حیض کی شکار ہو جانے والی یہ عورت حیض کی حالت میں بھی احرام باندھ سکتی ہے۔ کیوں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ و سلم نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیوی اسما بنت عمیس رضی اللہ عنہا کو، جن کو ذوالحلیفہ میں نفاس آ گیا تھا، حکم دیا تھا کہ غسل کر لیں، ایک کپڑا باندھ کراحرام باندھ لیں، یہی حکم حائضہ کا بھی ہوگا، اس کے بعد وہ پاک ہونے تک احرام کی حالت میں رہے گی، پھر وہ خانۂ کعبہ کا طواف اور سعی کرے گی۔

جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ کیا وہ قرآن پڑھ سکتی ہے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ ہاں پڑھ سکتی ہے، کوئی ضرورت اور مصلحت ہو تو قرآن پڑھ سکتی ہے، لیکن اگر کوئی ضرورت یا مصلحت نہ ہو اور وہ صرف اللہ کی عبادت کے لیے اور اس کی قربت حاصل کرنے کے لیے پڑھنا چاہے، تو نہ پڑھنا ہی بہتر ہے۔

سوال 48 :

ایک عورت نے حج کا سفر کیا اور سفر کے پانچویں دن ہی اسے ماہواری آ گئی، میقات پہنچنے پر غسل کیا اور احرام باندھ لیا، حالاں کہ وہ ماہواری سے پاک نہیں ہوئی تھی، مکہ مکرمہ پہنچنے پر وہ حرم سے باہر رہی اور حج یا عمرہ کا کوئی کام نہیں کیا، دو دن منی میں رہنے کے بعد پاک ہو گئی، چنانچہ غسل کیا اور پاک صاف ہوکر حج کے سارے کام کیے، لیکن حج کے طواف افاضہ میں تھی کہ اسے پھر خون آ گیا، لیکن اس کے باوجود اس نے حج کے مناسک پورے کر لیے اور اپنے ولی کو گھر پہنچنے کے بعد ہی بتایا، پوچھنا یہ ہے کہ اس کا حکم کیا ہے؟

جواب 48 : اس کا حکم یہ ہے کہ طواف افاضہ میں نکلنے والا خون اگر حیض کا خون تھا، جسے عورت خون آنے کے انداز اور درد سے پہچان لیتی ہے، تو اس کا طواف افاضہ صحیح نہیں ہوا، لہذا اسے طواف افاضہ کے لیے مکہ لوٹ کر جانا ہوگا، وہ میقات سے عمرہ کا احرام باندھے گی، طواف و سعی کے ساتھ عمرہ کرے گی، بال کاٹے گی اور اس کے بعد طواف افاضہ کرے گی۔

لیکن اگر یہ خون حیض کا نہ ہو، بلکہ سخت بھیڑ بھاڑ یا گھبراہٹ وغیرہ کی وجہ سے نکلا ہو، تو اس کا طواف ان لوگوں کے نزدیک صحیح ہوگا، جو طواف کے لیے طہارت کو شرط نہیں مانتے۔

لیکن اگر پہلے مسئلے میں اس کے لیے لوٹنا ممکن نہ ہو، مثلا کسی دور دراز علاقے میں رہتی ہو، تو اس کا حج صحیح ہے۔ کیوں کہ اس نے جو کچھ کیا، اس سے زیادہ نہیں کر سکتی۔

سوال 49 : ایک عورت عمرہ کا احرام باندھ کر آئی، مکہ پہنچی تو اسے حیض آ گیا، اس کا محرم فوری سفر پر مجبور ہے، اس کا مکہ میں کوئی ہے بھی نہیں، ایسے میں وہ کیا کرے؟ جواب 49 : وہ اپنے محرم کے ساتھ نکل جائے گی اور پاک ہونے کے بعد لوٹ کر آئے گی،یہ اس وقت ہے جب وہ سعودی عرب میں ہو۔ کیونکہ لوٹنا آسان ہے، اس میں اسے کوئی پریشانی نہیں ہوگی،پاسپورٹ وغیرہ کی بھی ضرورت نہیں ہے۔

لیکن اگر دوسرے ملک میں ہو اور لوٹنا مشکل ہو، تو وہ کپڑا باندھ لے گی، طواف کرے گی، سعی کرے گی، بال کٹوائے گی اور اسی سفر میں عمرہ ختم کرے گی۔ کیوں کہ اس کے لیے طواف کرنا ضروری ہو گیا ہے اور ضرورت کی بنیاد پر ممنوع چیزیں جائز ہو جایا کرتی ہیں۔

سوال 50 : اس مسلمان عورت کا کیا حکم ہے، جسے حج کے دوران حیض آ جائے؟ کیا اس کا یہ حج صحیح ہوگا؟ جواب 50 : اس کا جواب دینا اس وقت تک ممکن نہیں ہے، جب تک یہ معلوم نہ ہو کہ کہ اسے حیض کب آیا تھا؟ کیوں کہ حج کے کچھ افعال حیض کے ساتھ کیے جا سکتے ہیں اور کچھ نہیں کیے جا سکتے، مثلا طواف کے لیے طہارت ضروری ہے، جب کہ دوسرے افعال حیض کے ساتھ بھی کیے جا سکتے ہیں۔ سوال 51 : میں نے پچھلے سال حج کیا اور طواف افاضہ و طواف وداع کے علاوہ حج کے سارے کام کیے، میں نے دونوں طواف شرعی عذر کی وجہ سے نہیں کیے، میں یہ سوچ کر اپنے گھر مدینہ لوٹ آئی کہ پھر کبھی آکر طواف افاضہ اور طواف وداع کر لوں گی، چوں کہ میں دینی مسائل سے واقف نہیں تھی، اس لیے میں ہر چیز سے آزاد ہو گئی اور وہ سارے کام کیے، جو احرام کے دنوں میں حرام ہوتے ہیں، میں نے واپسی کے بارے میں پوچھا، تو مجھے بتایا گیا کہ تمہارا طواف صحیح نہیں ہوگا، کیوں کہ تم نے اسے ضائع کر دیا ہے، اب تمھیں اگلے سال دوبارہ حج کرنا پڑے گا، ساتھ میں ایک گائے یا اونٹنی بھی ذبح کرنا ہوگا، کیا یہ صحیح ہے؟ کیا اس کا کوئی دوسرا حل بھی ہے؟ ہے تو وہ کیا ہے؟ کیا میرا حج فاسد ہو گیا ہے؟ کیا مجھے دوبارہ حج کرنا پڑے گا؟ مجھے بتائیں کہ کیا کرنا ہوگا؟اللہ آپ پر رحمت نازل کرے. جواب 51 : یہ ایسی پریشانی ہے، جو بغیر علم کے فتوی دینے کی وجہ سے سامنے آئی ہے، اس وقت آپ کو مکہ واپس جانا ہے اور صرف طواف افاضہ کرنا ہے۔ رہی بات طواف وداع کی، تو چونکہ آپ مکہ سے نکلتے وقت حائضہ تھیں، اس لیے آپ پر طواف وداع واجب نہیں ہے، کیوں کہ حائضہ پر طواف وداع واجب نہیں ہے۔ کیوں کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے : ’’لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ ان کا آخری کام اللہ کے گھر کا طواف ہو، لیکن حائضہ کے لیے اس معاملے میں آسانی رکھی گئی ہے۔‘‘ جب کہ سنن ابی داود کی ایک روایت میں ہے : اللہ کے گھر کے تعلق سے ان کا آخری کام طواف ہونا چاہیے۔ نیز یہ کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ و سلم کو جب بتایا گیا کہ صفیہ رضی اللہ عنہا نے طواف افاضہ کر لیا ہے، تو فرمایا : "تب وہ نکلے۔" یہ حدیث اس بات کی دلیل ہے کہ حائضہ عورت سے طواف وداع ساقط ہو جاتا ہے۔ لیکن طواف افاضہ ضروری ہے، پھر چوں کہ آپ حکم شریعت سے واقف نہ ہونے کی وجہ سے بندھنوں سے آزاد ہوئی ہیں، اس لیے یہ آپ کے لیے نقصان دہ نہیں ہوگا،کیوں کہ جس نے لاعلمی کی بنا پر کوئی ایسا کام کیا جو احرام کی حالت میں محظور اور ممنوع ہے، اس پر کچھ نہیں ہے۔ کیوں کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے : "اے ہمارے رب! اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا۔" [سورۃ البقرہ : 286] اللہ تعالی نے فرمایا : "میں نے تمھاری گزارش قبول کر لی۔" اسی طرح اللہ تعالی نے فرمایا ہے : "تم سے بھول چوک میں جو کچھ ہو جائے اس میں تم پر کوئی گناہ نہیں، البتہ گناہ وہ ہے جس کا تم ارادہ دل سے کرو۔" [سورہ الاحزاب : 5] لہذا تمام محظورات جن سے اللہ تعالی نے محرم کو روکا ہے، اگر وہ ان میں سے کوئی کام لاعلمی وجہالت کی بنا پر، یا بھول کر، یا مجبور ہوکر کرتا ہے، تو کوئی گناہ نہیں ہوگا، لیکن جیسے ہی عذر ختم ہو جائے، اسے اس ممنوعہ کام سے فورا باز آ جانا چاہیے۔ سوال 52 : ایک عورت کا

ترویہ کے دن نفاس شروع ہو گیا، اس نے طواف اور سعی کے علاوہ حج کے دیگر کام کر لیے تھے، پھر اس نے دس دنوں کے بعد مبدئی طور پر اپنے آپ کو پاک محسوس کیا۔ تو کیا ایسے میں وہ نہا دھوکر پاکی حاصل کرسکتی ہے اور اس کے بعد حج کا باقی رکن یعنی طواف حج ادا کرسکتی ہے؟ جواب 52 : وہ اس وقت تک غسل کرکے طواف نہیں کر سکتی جب تک پاک ہونے کا یقین نہ ہو جائے، سوال کے لفظ "مبدئی طور پر" سے اندازہ ہوتا ہے کہ وہ مکمل پاک نہیں ہوئی ہے۔ لہذا کامل طہارت نظر آنا لازمی ہے، سو جب مکمل پاک ہو جائے تو غسل کرے، اور طواف و سعی کرے۔

اگر طواف سے پہلے سعی کر لیا، تو کوئی حرج نہیں ہے، کیوں کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ و سلم سے ایک ایسے شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے طواف سے پہلے سعی کر لی تھی، تو فومایا : "کوئی حرج نہیں ہے۔"

سوال 53 : ایک عورت نے حیض کی حالت میں مقام سیل سے حج کا احرام باندھا، مکہ پہنچنے کے بعد کسی کام کے لیے جدہ گئی اور وہاں پاک ہو گئی، چنانچہ اس نے غسل کیا، کنگھی کی، پھر حج پورا کیا۔ کیا اس کا حج صحیح ہے اور اس پر کوئی چیز واجب ہوگی؟ جواب 53 : اس کا حج صحیح ہے اور اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہے۔ سوال 54 : میں عمرہ کے لیے جا رہی تھی، میقات سے گزری تو حائضہ تھی، لہذا احرام نہیں باندھی، اس کے بعد مکہ میں پاک ہونے تک رکی رہی اور پاک ہونے کے بعد مکہ سے احرام باندھا، میرا یہ عمل جائز ہے یا نہیں؟ اب میں کیا کروں؟ مجھ پر کیا واجب ہے؟ جواب 54 : یہ عمل جائز نہیں ہے، عمرہ کے ارادے سے جانے والی عورت کے لیے بنا احرام کے میقات سے گزرنا جائز نہیں ہے، چاہے وہ حیض کی حالت ہی میں کیوں نہ ہو، وہ حیض کی حالت میں احرام باندھے گی اور اس کا احرام صحیح بھی ہوگا۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیوی اسما بنت عمیس کو زچگی ہوئی،اس وقت اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ و سلم حجۃ الوداع کے لیے نکلے تھے اور ذوالحلیفہ میں رکے ہوئے تھے، انھوں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ و سلم کو پیغام بھیجا کہ اب مجھے کیا کرنا ہے؟ تو فرمایا : "غسل کر لو، کپڑا لپیٹ لو اور احرام باندھو۔" یہاں یہ یاد رہے کہ حیض کا خون بھی نفاس کے خون ہی کی طرح ہے۔ اس لیے ہم حائضہ عورت کے بارے میں کہیں گے کہ جب وہ حج یا عمرہ کے ارادے سے نکلے اور میقات سے گزرے، تو غسل کر لے، کپڑا لپیٹ لے اور احرام باندھ لے۔ لیکن احرام باندھنے اور مکہ پہنچنے کے بعد پاک ہونے سے پہلے کعبہ کے پاس نہیں جائے گی اور طواف نہیں کرے گی۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے جب عمرہ کے دوران حائضہ ہو گئیں، تو فرمایا : "وہ سب کچھ کرو جو ایک حاجی کرتا ہے، بس پاک ہونے سے پہلے طواف نہیں کرنا ہے۔" یہ بخاری اور مسلم کی روایت ہے۔ صحیح بخاری میں عائشہ رضی اللہ عنہا کا یہ بیان بھی ہے کہ جب وہ پاک ہو گئیں تو خانۂ کعبہ اور صفا مروہ کا طواف کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت جب حیض کی حالت میں حج یا عمرہ کا ارادہ کر لے یا اسے طواف سے پہلے حیض آ جائے تو وہ پاک صاف ہونے اور غسل کرنے سے پہلے طواف اور سعی نہیں کرے گی۔

لیکن اگر طواف کرتے وقت پاک ہو اور طواف سے فارغ ہونے کے بعد حیض آ جائے تو وہ آگے کاموں کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے سعی کر لے گی، چاہے حیض کی حالت میں ہی کیوں نہ ہو، سر کے بال کٹوائے گی اور عمرہ ختم کر لے گی، کیوں کہ صفا اور مروہ کے بیچ سعی کے لیے طہارت شرط نہیں ہے۔

سوال 55 : میں اپنی اہلیہ کے ساتھ ینبع سے عمرہ کے لیے نکلا، لیکن جب جدہ پہنچا تو میری اہلیہ کو حیض آ گیا۔ لہذا میں نے اپنی بیوی کو چھوڑ کر اکیلے ہی عمرہ پورا کر لیا، اب میری

بیوی کے بارے میں کیا شریعت کا کیا حکم ہے؟ جواب 55 : آپ کی بیوی کے بارے میں شریعت کا حکم یہ ہے کہ وہ پاک ہونے تک رکی رہے گی،جب پاک ہوگی تو عمرہ قضا کرے گی۔ کیوں کہ جب صفیہ رضی اللہ عنہا کو حیض آ گیا تو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے ان کے بارے میں فرمایا : "کیا وہ ہمیں روک لے گی؟" جب صحابہ نے کہا کہ انھوں نے طواف افاضہ کر لیا ہے تو فرمایا : "تب نکل چلے۔" یہاں آپ صلی اللہ علیہ و سلم کا یہ کہنا کہ کیا وہ ہمیں روک لے گی؟ اس بات کی دلیل ہے کہ جب کسی عورت کو طواف افاضہ سے پہلے حیض آ جائے، تو وہ پاک ہونے تک رکی رہے گی،جب پاک ہو جائے گی تو طواف کرے گی۔

عمرہ کا طواف بھی طواف افاضہ کی طرح ہے، کیونکہ یہ عمرہ کا رکن ہے، لہٰذا جب کسی عمرہ کرنے والی خاتون کو طواف سے پہلے حیض آ جائے تو پاک ہونے کا انتظار کرے گی، جب پاک ہو جائے گی، تو طواف کرے گی۔

سوال 56 : کیا سعی کی جگہ حرم کا حصہ ہے؟ کیا حائضہ عورت اس کے پاس جا سکتی ہے؟ کیا سعی کی جگہ سے حرم میں داخل ہونے والے پر تحیۃ المسجد پڑھنا واجب ہے؟ جواب 56 : راجح یہ لگتا ہے کہ سعی کی جگہ مسجد کا حصہ نہیں ہے، یہی وجہ ہے کہ دونوں کے بیچ میں ایک دیوار بنا دی گئی ہے، لیکن یہ بہت ہی کم اونچائی کی دیوار ہے، بلاشبہ یہ لوگوں کے لیے بہتر بھی ہے۔ کیوں کہ اگر اسے مسجد میں شامل مان لیا جائے، تو اس عورت کے لیے سعی کرنا منع ہو جائے گا جو طواف اور سعی کے بیچ میں حائض ہو جائے۔

میں جو فتوی دیتا ہوں، وہ یہ ہے کہ جب عورت کو طواف کے بعد اور سعی سے پہلے حیض آ جائے، تو وہ سعی کرے گی، کیوں کہ سعی کی جگہ مسجد میں شامل نہیں ہے۔

جہاں تک تحیۃ المسجد کی بات ہے، تو کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ جب کوئی طواف کے بعد سعی کرے اور اس کے بعد دوبارہ مسجد آجائے، تو تحیۃ المسجد پڑھے گا، نہ بھی پڑھے تو کوئی بات نہیں ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ موقع کو غنیمت جانتے ہوئے دو رکعت پڑھ لے، کیوں کہ اس جگہ نماز پڑھنے کی فضیلت وارد ہوئی ہے۔ سوال 57 : میں حج کر رہی تھی کہ مجھے ماہواری آ گئی، لیکن میں نے شرم کی وجہ سے کسی کو نہیں بتایا، چنانچہ نماز پڑھ لی، طواف کیا اور سعی کی، اب مجھے کیا کرنا ہے؟ واضح رہے کہ حیض نفاس کے بعد آیا تھا۔ جواب 57 : جب کوئی عورت حیض یا نفاس کی حالت میں ہو، تو اس کے لیے نماز پڑھنا جائز نہیں ہے، چاہے وہ مکہ میں ہو، اپنے شہر میں ہو یا کسی اور جگہ میں۔ کیوں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے عورت کے بارے میں فرمایا ہے : "کیا ایسا نہیں ہے کہ عورت جب حیض کی حالت میں ہوتی ہے تو نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی ہے؟" مسلمانوں کا اس بات پر اجماع بھی ہے کہ حائضہ عورت کے لیے روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔

اب اس عورت کو، جس نے یہ غلطی کی ہے، اللہ کے حضور توبہ کرنی اور اس سے مغفرت طلب کرنی چاہیے۔

اسی طرح حیض کی حالت میں طواف کرنا بھی صحیح نہیں ہے، البتہ سعی کرنا صحیح ہے، کیوں کہ راجح قول یہ ہے کہ حج میں طواف سے پہلے سعی کرنا جائز ہے۔ بنابریں دوبارہ طواف کرنا واجب ہوگا، کیوں کہ طواف افاضہ حج کا ایک رکن ہے،اس کے بغیر تحلل ثانی پورا نہیں ہوگا۔

اس بنیاد پر یہ عورت اگر شادی شدہ ہے تو اس کا شوہر اس کے ساتھ اس وقت تک ہم بستری نہیں کرے گا جب تک وہ طواف نہ کر لے اور غیر شادی شدہ ہو تو اس کا نکاح اس وقت نہیں کیا جائے گا، جب تک طواف نہ کر لے، اور اللہ تعالی ہی بہتر جاننے والا ہے۔

سوال 58 : جب کسی عورت کو عرفہ کے دن حیض آ جائے تو وہ کیا کرے؟ جواب 58 : جب کسی عورت کو عرفہ کے دن حیض آ جائے تو وہ اپنا حج جاری رکھے گی اور وہ سب کچھ کرے گی، جو دوسرے لوگ کرتے ہیں۔ لیکن جب تک پاک نہ ہو جائے خانۂ کعبہ کا طواف نہیں کرے گی۔ سوال 59 : جب کسی عورت کو جمرہ عقبہ کی رمی کرنے بعد اور طواف افاضہ سے پہلے حیض آ جائے اور وہ اور اس کا شوہر دوسرے لوگوں کے ساتھ سفر میں آئے ہوں، تو اسے کیا کرنا ہے؟ یاد رہے کہ اس کے لیے سفر کے بعد دوبارہ لوٹ کر آنا ممکن نہیں ہوگا۔ جواب 59 : جب اس کا لوٹ کر آنا ممکن نہ ہو، تو کپڑا لپیٹ لے گی اور پھر طواف کرے گی اور حج کے دوسرے کام پورے کرے گی۔ سوال 60 : جب نفاس والی عورت چالیس دن سے پہلے پاک ہو جائے تو کیا اس کا حج صحیح ہوگا؟ اگر طہارت نظر نہ آئے تو وہ کیا کرے گی، جب کہ اس نے حج کا ارادہ کر رکھا ہے؟ جواب 60 : جب نفاس والی عورت چالیس دن سے پہلے پاک ہو جائے، تو غسل کرے گی، نماز پڑھے گی اور وہ سارے کام کرے گی، جو پاک عورت کرتی ہے، یہاں تک کہ طواف بھی، کیوں نفاس کی کوئی اقل حد نہیں ہے۔ اگر وہ طہارت نہ دیکھے تب بھی اس کا حج صحیح ہے،لیکن پاک ہونے تک خانۂ کعبہ کا طواف نہیں کرے گی۔ کیوں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ و سلم نے حائضہ عورت کو خانۂ کعبہ کا طواف کرنے سے منع کیا ہے اور اس معاملے میں نفاس بھی حیض ہی کی طرح ہے۔

*

حیض و نفاس کے احکام سے متعلق ساٹھ سوالات 1
مقدمہ 1
نماز اور روزے کے سلسلے میں حیض کے کچھ احکام 1
نماز سے متعلق طہارت کے کچھ احکام۔ 11
حج اور عمرہ سے متعلق حیض کے کچھ احکام 14